سوال

(782) گھر سے باہر نکلنے کو طلاق کے ساتھ معلق کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(ایک لڑکی کا سوال ہے کہ) مجھے میرے منگیتر نے کہا کہ اگو تو میری اجازت کے بغیر ،اپنے کام پر جانے کے علاوہ، کہیں بھی گئی تو تو میرے لیے قیامت تک کے لیے حرام ہوگی، اور اب میں اپنے گھر میں محبوس ہوں۔ حالانکہ میرے گھر والوں کو بہت سے گھریلو امور سر انجام دینے کے لیے میرے باہر جانے کی اشد ضرورت ہے اور میں نہیں جا سکتی ہوں۔ اور جب کسی وقت میں نے اجازت لینے کی کوشش کی ہے تو اس نے انکار کر دیا ہے۔ اس طرح کے معاملات میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا اگر میں اس کی اجازت کے بغیر باہر چلی جاؤں تو اس کا میرے ساتھ ارتباط حرام ہو جائے گا؟ میں اس کی اس قسم کے بارے میں کیا کروں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میرا آپ کو خیر خواہانہ مشورہ یہ ہے کہ اس آدمی کو چھوڑ دیں، یہ تمہیں بہت اذیت دے گا۔ میں کہوں گا کہ اس کے بجائے کوئی اور شوہر تلاش کر لیں۔ تاہم فقہی اعتبار سے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی یوں کہہ دے کہ "اگر میں نے فلاں عورت سے شادی کی تو اسے طلاق" اہل علم کا اس میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کا حکم عام ہے اور طلاق واقع ہو جائے گی۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے متعین طور پر یہ بات کہی ہو کہ اگر میں نے فلاں قبیلے کی عورت یا فلاں آدمی کی بیٹی سے نکاح کیا تو اُسے طلاق، تو اسے طلاق ہو جائے گی۔ امام احمد، امام شافعی اور اہل ظاہر رحمھم اللہ کہتے ہیں، اور ان حضرات کا قول ہی حق ہے، کہ اس طرح سے یہ طلاق واقع نہیں ہوگی، نہ مطلق (اور عام) اور نہ مقید (اور خاص)۔ کیونکہ مسند احمد اور اصحاب سنن کے ہاں بسند حسن فی ذاتہ صحیح لغیرہ مروی ہے، جناب عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لانذر لابن آدم فیما لایملک ولا عتق لہ فیما لا یملک ولا طلاق لہ فیما لا یملک

''ابن آدم جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے لیے اس میں کوئی نذر نہیں۔ جس کا وہ مالک نہ ہو، اس کے لیے اس میں کوئی آزادی نہیں (یعنی وہ اسے آزاد نہیں کر سکتا)۔ اور جس (عورت) کا وہ مالک نہ ہو اس کے لیے کوئی طلاق نہیں۔'' (سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب فی الطلاق قبل النکاح، حدیث: 2190 وسنن الترمذی، کتاب الطلاق، باب ماجاء لاطلاق قبل النکاح، حدیث: 1181 ومسند احمد بن حنبل: 190/2۔)

سنن ابن ماجہ میں بسند صحیح حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاطلاق قبل نکاح ولاعتق قبل ملک

''نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہیں۔ ملکیت سے پہلے کوئی آزادی نہیں۔'' (السنن الکبری للبیهقی: 319/7، حدیث: 14657۔)

امام حاکم رحمہ اللہ نے بھی کئی صحابہ سے اس معنی کی احادیث روایت کی ہیں۔ اگرچہ امام حاکم کی روایات میں ضعف ہے لیکن سیدہ عائشہ، ابن عمرو، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم کی روایات اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت جو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، اور یہ روایت جو بیہقی میں مروی ہے، ان سب سے اس ضعف کا قدرے ازالہ ہو جاتا ہے۔

تو اس طرح یہ طلاق نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اس نے یہ بات حلف اور قسم کے معنی میں کی ہو تو اگر یہ عورت اس آدمی کی اجازت کے بغیر نکلے اور اسے خبر ہو جائے تو آپ سے شادی کے بعد اس پر قسم کا کفارہ ہوگا، اور اگر اس کے علم میں نہ آئے تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 559

محدث فتویٰ